

جان کی عظیم آزمائش

نمبر 3475

ایک واعظ

شائع ہوا بروز جمعرات، 9 ستمبر، 1915

بیان فرمایا گیا سی۔ ایچ۔ سپرجن کی جانب سے

میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن میں

خُداوند کے دن شام، 24 جولائی، 1870 کو

کیونکہ شریعت کے بغیر گناہ مُردہ تھا۔ کیونکہ میں شریعت کے بغیر کبھی زندہ تھا، مگر جب حکم آیا، گناہ زندہ ہوا اور میں مر گیا۔

رومیوں 8:7-9 —

مجھے یاد ہے کہ میں نے کبھی ایک کتاب کا باب پڑھا تھا جو اس عنوان سے شروع ہوا، "دُنیا کا اندرون"۔ یہ کتاب ظاہر ہے کہ زیادہ تر ارضیات اور زمین کے باطن کے بارے میں قیاسات پر مشتمل تھی۔ مگر آج شب میں تمہاری توجہ دُنیا کے اندرون کی طرف نہیں، بلکہ اُس چھوٹی دُنیا کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جو ہم میں ہے—یعنی انسان کا دل—اور اُن عجیب و غریب باتوں کی طرف جو اُس میں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

بالخصوص اُس ایک عجیب اور پراسرار کام کی طرف جو اُن کے دلوں اور اذہان میں جاری ہوتا ہے جو خُدا کے فرزند بننے کو ہوتے ہیں۔ وہ ایک حالت سے دوسری حالت میں لانے جاتے ہیں، ایک نہایت حیرت انگیز عمل کے وسیلہ سے—ایسا عمل جو جب وہ اُسے سہہ رہے ہوتے ہیں، تو اُسے سمجھ نہیں پاتے۔

اور اسی نہ سمجھنے کی وجہ سے کہ وہ عمل کیا ہے اور خُدا اُن سے کیا چاہتا ہے، اُن میں سے بعض نہایت افسردگی میں جا پڑتے ہیں—بلکہ بعض تو ناامیدی کی تاریکی تک پہنچ جاتے ہیں۔

لیکن اگر وہ اس متن میں وہ کچھ دیکھ لیں جو میں اُن کے سامنے رکھنے اور کھولنے کی کوشش کروں گا—گویا ایک آئینہ، جس میں وہ اپنے دل کی جھلک، اپنے تجربے کا عکس دیکھ سکیں—تو ممکن ہے کہ وہ روشنی اور آزادی میں جلد آ جائیں۔

خُدا کرے کہ ایسا ابھی ہو۔

ہم رسول کے کلام کو تین پہلوؤں سے دیکھیں گے:

اول، شریعت کے بغیر زندگی۔

دوم، گناہ کا ظاہر ہونا۔

سوم، خود انسان—شریعت کے سبب موت کی گرفت میں۔

—پس سب سے پہلے میں عرض کرتا ہوں

I

شریعت کے بغیر زندگی:

رسول فرماتا ہے کہ گناہ کبھی اُس کے اندر مردہ تھا اور وہ شریعت کے بغیر زندہ تھا۔ اب جب وہ کہتا ہے، "شریعت کے بغیر"، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اُس نے کبھی شریعت کا پڑھا ہوا نہ سنا ہو، کیونکہ ہر سبت کو یہ عبادت گاہ میں پڑھا جاتا تھا۔ نہ ہی اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شریعت سے ناواقف تھا، کیونکہ غالباً وہ ہر حرف اور نقطے سے واقف تھا۔ وہ گمائلیل کے قدموں کے نیچے بیٹھا تھا اور اپنی قول کے مطابق، فریسیوں میں فریسی تھا—اور یہ ایک ایسا فرقہ تھا جو نہ صرف شریعت کی تعلیم میں، بلکہ اس کے جزئیات و باریک ترین نکات میں گہری دلچسپی رکھتا تھا—وہ باہم مسلسل مباحثے اور نزاعات کرتے تھے اس قانون کے دقیق امور پر۔

وہ شریعت کو اُس کے الفاظ میں جانتا تھا، اور جتنا اُس کی سمجھ میں آ سکتا تھا سمجھتا تھا، پھر بھی وہ کہتا ہے کہ وہ شریعت کے بغیر زندہ تھا، یعنی یہ کہ شریعت کبھی اُس کے دل اور ضمیر تک نہیں پہنچی تھی۔ اسی وجہ سے وہ ایک جھوٹے سکون کی

حالت میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس نے شریعت کی حفاظت کی ہے۔ اُس کا یقین تھا کہ اگر دنیا میں کوئی بھی اپنے جوانی سے حکموں کی پابندی کرتا آیا ہے تو وہ، ساؤل طرسوس، وہی ہے۔

وہ موت سے یا خدا کے عدالت کے تخت کے سامنے کھڑے ہونے سے خوفزدہ نہ تھا، بلکہ اپنے آپ کو اُس کے لیے مکمل طور پر تیار سمجھتا تھا۔ اپنی شریعت کی پاسداری میں مگن، وہ خود کو مکمل طور پر محفوظ سمجھتا تھا۔ وہ آرام اور سلامتی میں تھا۔ کچھ بھی اُس کو پریشان نہیں کرتا تھا۔ رات کو وہ اپنے بستر پر بیدار نہ رہتا تھا اور اپنی بدکاریوں کے بارے میں فکر مند نہ ہوتا تھا۔ بلکہ اس کے برعکس، وہ خود کو ایسے دعا کے ساتھ سلا دیتا تھا: "خداوند، میں تجھ کا شکرگزار ہوں کہ میں دوسروں کی مانند نہیں ہوں۔ نہ زانی، نہ ظلم کرنے والا، نہ حتیٰ کہ یہ ٹیکس وصول کرنے والا بھی۔ میں ہفتے میں دو بار روزہ رکھتا ہوں۔" جو کچھ بھی میرے پاس ہے اُس کا دسواں حصہ دیتا ہوں۔

وہ سمجھتا تھا کہ وہ مکمل طور پر محفوظ ہے، کہ وہ وہ سب کچھ کر رہا ہے جو اس پر لازم تھا، کہ اُس نے کوئی کام ایسا نہیں چھوڑا جو کرنا چاہیے تھا، کہ وہ آسمان میں بہترین شہرت کا حامل ہے، اور یقیناً وہ اپنے آپ کے ساتھ بہترین تعلق رکھتا تھا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ شریعت کے بغیر زندہ تھا۔

ایک اور لحاظ سے اُس کی حفاظت اُس میں غرور پیدا کرتی تھی۔ وہ سب دوسروں کو حقیر سمجھتا تھا۔ اگر اتفاق سے کوئی ٹیکس وصول کنندہ اُسے بازار میں مل جاتا، تو وہ اُسے جتنا جگہ دے سکتا تھا دے دیتا۔ اگر کبھی کوئی گناہ گار عورت اُس کے راستے سے گزرتی، تو وہ دھیان سے دوسری طرف دیکھتا، یا اُسے دکھانے کی کوشش کرتا کہ وہ اُس کو کتنا حقیر جانتا ہے۔ اگر کہیں کوئی غیر قوم کا ذکر آتا، تو وہ اُسے کتا کہتا۔ کیونکہ یہ عظیم ساؤل طرسوس نے شریعت کی ایسی حفاظت کی تھی، اور اپنے اندر اتنی شانتی اور اطمینان محسوس کرتا تھا کہ وہ بلند ترین مقام پر کھڑا ہو کر ان نادار مخلوق کو حقارت کی نظر سے دیکھ سکتا تھا جو اُس جتنے اچھے نہ تھے۔

وہ اگلا قدم جو اُس نے اٹھایا۔ وہ ظلم و ستم میں ملوث ہو گیا۔ کیونکہ جب اُس نے خود کو دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے، تو اُس دوسروں کا قاضی بن جاتا ہے، اور اگلا قدم یہ ہوتا ہے کہ اُس دوسروں پر اپنا حکم نافذ کرے۔ اور چونکہ یہ ساؤل طرسوس نے سنا تھا کہ کچھ ایسے لوگ ہیں جو خود کو اُس جتنا نیک نہیں سمجھتے، جو اپنی نجات اُس طرح سے حاصل نہ کرتے جس طرح وہ اپنی اعمال کے ذریعے متوقع تھا، بلکہ وہ ایک یسوع کے بارے میں بات کرتے ہیں جو خدا کا بیٹا تھا، جو اُن کے گناہوں کے لیے مرا، جو مردوں میں سے زندہ ہوا اور انہیں بخشش دی، اور جسے وہ خدا کے دائیں ہاتھ پر بیٹھا ہوا مانتے ہیں، تو جب اُس نے سنا کہ وہ اُس جلال والے کے فضل پر بھروسہ کرتے ہیں، تو وہ اُن کے خلاف سخت غضبناک ہوا۔

کیوں؟ کیونکہ وہ اُس کی اپنی عظمت کے نظریے کے مخالف تھے! وہ حقیقتاً اُس کے اپنے آرام دہ ذہنی حالت کی مخالفت کر رہے تھے! وہ درحقیقت ایک ایسی مخالفتی تعلیم قائم کر رہے تھے جو اُس کے ایمان کے درخت کی جڑ کو کاٹنے والی تھی، اور اُس خوبصورت درخت کو گرا سکتی تھی، جس کے نیچے وہ پناہ پاتا تھا۔

پس اُس نے فوراً اُنہیں گرفتار کرنا شروع کیا، اگر ممکن ہوا تو اُنہیں مسیح کے نام کی توہین کرنے پر مجبور کیا، اور جب اُس نے یروشلم میں اُن پر سختی کی، اور اپنی قوت سے اُنہیں اپنے ملک میں سزا دی، تو پھر وہ اعظم کاہن سے خطوط حاصل کرنے نکلا تاکہ دمشق جا کر وہی طریقے وہاں بھی نافذ کرے۔

پولس بے شک زندہ تھا۔ وہ نہ صرف وہی تھا جو ہونا چاہیے تھا، بلکہ شاید اس سے بھی بہتر تھا۔ اور اب وہ دوسرے لوگوں کو بہتر بنانے کے لیے نکل پڑا۔ اگر وہ بات چیت سے لوگوں کو بہتر نہ بنا سکتا تو وہ انہیں مار پیٹ اور قتل کر کے بہتر بنائے گا۔ عظیم "میں"، کیا بلندی پر کھڑا تھا! کیا سر بلند کر کے کھڑا تھا! "میں زندہ تھا"، وہ کہتا ہے۔ لیکن افسوس! پولس، اُس شریعت کو نہ سمجھ سکا جو جلد ہی تجھے کاٹ کر گرا دے گی، اور تیرے "میں" کو مار دے گی، تیرے دماغ کو چکما دے گی اور تجھے وہیں موقع پر مردہ چھوڑ دے گی۔

اب پولس کس اعتبار سے شریعت کے بغیر زندہ تھا؟ جواب دینے کے لیے ہم زیادہ پولس کی بات نہیں کریں گے بلکہ اُن بہت سے لوگوں کی بات کریں گے جو اسی حالت میں ہیں۔ بعض شریعت کے بغیر زندہ ہیں کیونکہ وہ اس کی روحانیت کو کبھی نہیں دیکھ پائے۔ اُن کا خیال تھا کہ "زنا نہ کرنا" صرف ناپاکی کا ایک فعل ہے۔ لہذا وہ خود کو مکمل بے گناہ سمجھتے تھے۔

لیکن اگر وہ جانتے کہ اس کا مطلب بہت کچھ اور ہے۔ کہ اگر دل میں بھی ناپاک خیال آیا تو شریعت اُنہیں ملامت کرتی ہے، اور دل کی ناپاکی زندگی کی ناپاکی جتنی خدا کو ناگوار ہے، تب اُن کی فخر و اطمینان کی زندگی جلد ختم ہو جاتی۔ کیونکہ وہ پاتے کہ شریعت اُنہیں پناہ نہیں دیتی، حالانکہ وہ سمجھتے تھے کہ دیتی ہے۔

قتل نہ کرنا۔" میرا خیال ہے یہاں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو کہے، "میں اس میں پاک ہوں، میں نے کبھی کسی کو قتل نہیں کیا۔" لیکن میرے عزیز، میں سمجھ سکتا ہوں کہ تُو شریعت کے بغیر زندہ ہے اگر تُو یہ نہ جانتا ہو جیسا کہ جاننا چاہیے کہ یہ حکم یہ بھی کہتا ہے کہ حتیٰ کہ غصہ بھی قتل ہے، اور جو اپنے بھائی سے غصہ رکھتا ہے وہ اپنے دل میں اُسے مار چکا ہے۔

اگر تُو نے کبھی اُسے مارا نہیں! پھر کیا ہوا اگر تُو نے مارنے کی خواہش رکھی۔ اگر یہ عمل حقیقت میں اُسے زمین پر گرانے تک نہ پہنچا! لیکن اگر تُو نے تلخ الفاظ بولے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ تُو کیا کرنا چاہتا تھا اور یہ خدا کی کتاب میں گناہ کے طور پر درج ہے—ایسا گناہ جس کا حساب تُو آخری بڑے دن میں دے گا۔

اب پولس نے کبھی یہ نہیں دیکھا تھا، ایک زمانے میں، اور وہ اس حکم کی اُس چھوٹی کھڑکی سے تھا: "حرص نہ کرنا۔" پولس نے روشنی دیکھی اور اپنے آپ سے کہا، "کیا یہ قانون مجھے حرص کی خواہش کی وجہ سے ملامت کرتا ہے؟" "اے! پھر،" وہ کہنے لگا، "میں اتنا محفوظ نہیں جتنا سمجھتا تھا۔ میں غرور کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ میں دوسروں کا قاضی نہیں بن سکتا۔ مجھے اپنے آپ کا قضاوت کرنی ہوگی۔" وہ اس مغرور اور بلند زندگی میں اس لیے رہا کیونکہ وہ شریعت کو نہ سمجھتا تھا۔

بہت سے اور بھی ہیں جو اسی خود ساختہ راستبازی میں زندہ ہیں—نیک خود ساختہ لوگ، جو اپنی نیکی کے لباس میں لپٹے ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے شریعت کے بارے میں حقیقتاً بے پرواہی برتی ہے۔ انہوں نے اس کی گہرائی میں غور نہیں کیا۔ چاہے خدا کی شریعت ہو یا نہ ہو، یہ بات اُن کے دل و دماغ میں کبھی ٹھوس اور گہری طرح سے نہیں اتر سکی۔ وہ اسے ایک دینی تعلیم کے طور پر جانتے ہیں، اور کچھ نہیں۔

اے صاحب! کیسی آسانی سے آپ کا ضمیر آپ کو الزام دے سکتا ہے، کیونکہ جب کوئی رعیت یہ تک بھی نہ چاہے کہ بادشاہ کی شریعت ہے یا نہیں، تو وہ پہلے ہی کتنا غدار ہے! جب وہ کہتا ہے، "بادشاہ کی مرضی جاننا میرا کام نہیں۔ مجھے پرواہ نہیں کہ بادشاہ کی مرضی کیا ہے"—اگرچہ اُس نے کھلے عام کوئی جرم نہ کیا ہو، یہ خود ایک جرم ہے۔ وہ کھل کر غداری، بغاوت اور بادشاہ کے خلاف فسادات کا مرتکب ٹھہرتا ہے۔

کچھ اور ایسے بھی ہیں جو دل میں کہتے ہیں، اگرچہ زبان پر نہ لائیں، کیونکہ داؤد کے مطابق اکثر نادان لوگ اتنے نادان نہیں ہوتے کہ بلند آواز سے بولیں—"نادان نے اپنے دل میں کہا"، داؤد کہتا ہے—وہ دل ہی دل میں کہتے ہیں، "خدا کیسے جانتا ہے؟ کیا سب سے بلند پر علم ہے؟ اگر ہم اُس کی شریعت توڑیں تو کیا وہ پرواہ کرے گا؟" پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں، "کیا وہ نہایت رحم کرنے والا نہیں ہے؟ وہ ہم نادار مخلوقات کے ساتھ سختی نہیں کرے گا۔ اگر ہم نے گناہ کیا تو موت کے وقت چند دعائیں سرگوشی میں پڑھ لیں گے، اور سب کچھ معاف ہو جائے گا۔"

تم سمجھتے ہو کہ خدا تمہاری مانند ہے۔ کیونکہ تم گناہ کو ہلکا لیتے ہو، تم سمجھتے ہو کہ بہووا بھی ایسا کرے گا۔ آہ! اگر تم اُس کی شریعت کو جانتے، اگر تم سمجھتے کہ وہ کتنا سخت ہے، اور کتنا سچ ہے اُس کا بیان کہ وہ گناہ گار کو کبھی معاف نہ کرے گا، یعنی وہ تمہیں کبھی معاف نہ کرے گا، تو تم جلدی سے اپنے بے فکری والے اس طرز زندگی کو چھوڑ دیتے اور ویسے نہیں جیتے جیسے آج جیتے ہو۔ تم خداوند کے کلام سے مارے جاتے۔

ان کے علاوہ، مجھے کوئی شک نہیں کہ بہت سے دینی معتقدین بھی شریعت کے بغیر زندہ ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ وہ معزز، معتبر مسیحی زندگی گزارتے ہیں، اور خود سمجھتے ہیں کہ وہ میل القلب ہیں، لیکن وہ شریعت کے بغیر زندہ ہیں۔ یعنی ان کے ایمان میں مسیح پر کچھ نہ کچھ اعتماد کے ساتھ ساتھ اپنے آپ پر بھی کچھ بھروسہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ شریعت انسانی قوت، طاقت اور فضیلت کو مسیح کی مدد کے لیے مصلحتاً ختم کر دیتی ہے۔

میں کبھی کبھار خواہش کرتا ہوں کہ ہمارے کچھ نوجوان بھائی اور بہنیں، جنہوں نے لگتا ہے کہ مسیح کے کام کو دل کی گہرائی سے محسوس نہیں کیا، ایک بار تو یہ جان لیں کہ حکم اُن کی جانوں پر آ کر انہیں زمین بوس کر دے، کیونکہ اگر یہ کبھی ہو جائے تو اُن کی نئی زندگی جو وہ مسیح سے پائیں گے، اُن کے دلوں اور زندگانیوں پر گہرا اور، میں دعا کرتا ہوں، مؤثر اثر ڈالے گی، اور اُن کے مسیح اور اُس کی کلیسا کی طرف عمومی راہ پر۔

تو پھر، عزیز دوستوں، دیکھو کہ شریعت کے بغیر زندہ رہنا بھی ایک حالت ہے۔ کوئی ایسا آدمی ہو سکتا ہے جو ایسا حال رکھتا ہو کہ وہ سمجھتا ہو سب ٹھیک ہے کیونکہ وہ شریعت کو نہیں جانتا—اور میں کہوں گا کہ دنیا میں اس سے زیادہ بے وقوف اور خطرناک حالت کوئی نہیں۔ ایک ایسا شخص جو کبھی شریعت کی پرواہ نہیں کرتا اور اسے نہیں جانتا، اور اس لیے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ وہ نیک ہے، ایسا ہے جیسے کوئی شخص جو سمجھتا ہے کہ وہ مالدار ہے، یا اپنے آپ کو مالدار سمجھنے کی کوشش کرتا ہے—اور ایک بڑی اور شاندار کوٹھڑی اور گاڑی چلاتا ہے جس پر بہت خرچ ہوتا ہے۔

کیا وہ اسے برداشت کر سکتا ہے؟ اُس کے حساب کتاب کا کیا ہوا؟ اچھا، وہ کچھ مشکلات میں تھا لیکن اُس نے ایک قرض سے دوسرا قرض چکا دیا، اور جب وہ قرض پورا ہونے کو آیا تو اُس نے دوسرا قرض لیا۔ وہ کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے۔ وہ یقین رکھتا ہے کہ سب ٹھیک ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ سب ٹھیک ہے۔ کیا وہ کبھی اپنے حساب کتاب کو دیکھتا ہے؟ اوہ! نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ یہ بہت بور کرنے والی باتیں ہیں۔ وہ کسی بھی قسم کی جانچ پڑتال نہیں چاہتا۔ نہ ہی چاہتا ہے کہ کوئی اُس کے معاملات میں جھانکے۔

اب بغیر کسی قیاس آرائی کے، ہر تاجر جانتا ہے کہ یہ کہاں جا کے رکے گا۔ وہ جانتا ہے کہ یہ دیوالیہ پن کا مطلب ہے۔ تنہائی۔ اور ایسا ہی ہے اس آدمی کا جو کہتا ہے، "ٹھیک ہے، میں اپنی روحانی حالت کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں کرنا چاہتا۔ مجھے امید ہے جیسا کہ ہونا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہے، اور میں اپنی فکر نہیں کروں گا۔" یہ دائمی دیوالیہ پن میں ختم ہوگا، میرے عزیز سننے والے۔ یہ ضرور ہوگا، ضرور ہوگا۔ یہ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

تم اُس جہاز کی مانند ہو جو سمندر میں بے قابو تیر رہا ہے، جو زمانہ قدیم میں ہی ٹوٹ پھوٹ کر ٹکڑے ہونے کے لیے چھوڑ دیا جانا چاہیے تھا۔ وہاں وہ سمندر کی گہرائیوں میں ہے۔ کپتان کو پرواہ نہیں کہ لکڑیاں ٹھوس ہیں یا نہیں، کہ وہ اچھی طرح سیل کی گئی ہیں یا نہیں، یا پمپ ٹھیک کام کریں گے یا نہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ اچھے موسم میں وہ چل رہی ہے اور باقی کسی چیز کی اسے خبر نہیں چاہی۔ ہم میں سے کوئی بھی ایسی کشتی میں سفر کرنا پسند نہ کرے گا۔ ہم جانتا چاہیں گے کہ کیا یہ کشتی طوفان کا مقابلہ کر سکتی ہے، کیا یہ سمندری سفر کے قابل ہے؟ اور اگر نہیں، تو ہم کنارے پر رہنا پسند کریں گے۔

آج رات تم میں سے بہت سے لوگ سڑ چکے جہاز میں سوار ہو، جو پوری طرح کیڑے کھائے ہوئے ہیں، اور تم دیکھو گے کہ جیسے ہی طوفان آنے لگا یہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔ خدا تم پر رحم کرے اور تمہیں ان جھوٹے امیدوں سے اور شریعت کے بغیر زندہ رہنے سے نجات دے۔ اور دعا ہے کہ شریعت ابھی تمہارے جہاز پر آئے، تمہارے دل کے بوجھ اور کمزوریوں کا امتحان لے، اور اگر تم دیکھو کہ یہ چیز ٹوٹ پھوٹ کے لیے ہی ٹھیک ہے، تو میں امید کرتا ہوں کہ تم بہتر کشتی پر سوار ہو جاؤ گے، ایسی کشتی جو ہر طوفان کا سامنا کر سکے، جس کا کپتان مسیح ہو۔ ایسی کشتی جو خود مسیح ہے۔

اب ہم دوسرے نقطہ کی طرف بڑھیں گے۔

II

- گناہ کا دوبارہ زندہ ہونا۔

پولس فرماتا ہے، "جب حکم آیا، تو گناہ زندہ ہوا۔" پہلے اسے ایسا لگتا تھا گویا گناہ مردہ تھا۔ وہ یہ نہ سمجھتا تھا کہ اس کے اندر کوئی بڑا گناہ ہے۔ دیگر لوگ شاید گناہگار ہوں، لیکن ترسُس کا شاول اتنا نیک تھا کہ اس میں بہت کم گناہ ہو سکتے تھے۔ "لیکن جب حکم آیا، تو گناہ زندہ ہوا۔" اس فرمان کے آنے سے کیا مراد ہے؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ اب وہ اس کا مطلب سمجھ گیا۔ پہلے کبھی وہ یہ نہ دیکھ سکا تھا کہ یہ حکم اس کے خیالات، خواہشات اور ارادوں سے متعلق ہے۔ جب اس نے یہ دیکھا، تو گناہ اس میں زندہ ہو گیا۔ اس کا اگلا مطلب یہ ہے کہ وہ سمجھ گیا کہ شریعت کو ہلکا نہیں لیا جا سکتا، کہ خدا کی شریعت محض ایک تحریر نہیں جسے پڑھے بغیر چھوڑ دیا جائے، بلکہ خدا نے خود قسم کھائی ہے کہ وہ اس شریعت کو پورا کرے گا اور جو اسے توڑنے کی ہمت کرے گا اسے نہ بخشے گا۔ وہ اپنے حضور سرکشوں پر عدالت قائم کرے گا جو اس کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جب اس نے یہ دیکھا، تب حکم آیا اور گناہ زندہ ہوا۔

لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ترسُس کا شاول، جیسا کہ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے کئی نے محسوس کیا ہے، نے شریعت کی طاقت کو اپنی جان پر کام کرتا پایا۔ روح کو چیرنے کے لیے شریعت کا ٹوٹا ہوا حکم سب سے تیز ترین ہتھیار ہے۔ وہ کوڑا نہیں جو روح کو ایسے کھودے جیسا کہ دس احکام کا کوڑا کرتا ہے۔ کوئی تیر روح کی خود پسندی کو اس طرح مار نہیں سکتا جیسا خدا کے احکام کرتے ہیں، جب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ پاک، عادل اور نیک ہیں، اور ہم نے ہر ایک کو توڑا ہے۔ ہزاروں بار توڑا ہے۔ اور ہر ایک شریعت کی خلاف ورزی انتقام طلب کرتی ہے۔

یہ ایک بولناک بات ہے، مگر لازم ہے کہ ہم سب پر یہ حکم اپنا اثر دکھائے۔ پولس سمجھتا تھا کہ یہ دفن ہیں۔ لیکن جیسے ہی حکم آیا، گناہ زندہ ہو گیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اب دیکھتا ہے کہ دفن شدہ گناہ جن کے کوئی نشان نہ تھے اچانک قبر سے اٹھ کھڑے ہوئے، جیسے قیامت کے دن مردے۔ "یہ وہ ہیں،" وہ گویا کہتا ہے۔ "احکام آئے، اور میرے گناہ ایک بڑے بادل کی طرح "زندہ ہو گئے۔ وہ زندہ ہیں، اور ہر ایک مجھے گناہ گار ٹھہراتا ہے جیسا کہ شریعت نے فیصلہ کیا ہے۔

پھر گناہ ایک اور معنی میں زندہ ہوا، کیونکہ پولس نے اپنے آپ سے کہا، "خدا نے مجھے ایسا حکم کیسے دیا؟ وہ اتنا سخت اور سنگدل کیسے ہو سکتا ہے؟ میں اس حکم سے محبت نہیں کرتا۔ اور نہ خدا سے۔" وہ سمجھتا تھا کہ کرتا ہے۔ جب اس نے

شریعت کو سمجھا، تو پایا کہ نہ وہ خدا سے محبت کرتا ہے نہ حکم سے —اور وہ بغاوت جو ہمیشہ اس کی روح میں تھی اب ظاہر ہونے لگی، اور اس کے دل میں اس حکم کے خلاف نفرت ابھری جو اسے مجرم ٹھہراتا تھا، اور اس خدا کے خلاف جو اس نے ناراض کیا تھا۔

گناہ زندہ ہو گیا۔ شریعت کا یہ انکشاف ہی گناہ کو ظاہر کرتا ہے، اور باوجود اس کے کہ یہ ظاہر ہوا، وہ ہمیشہ موجود تھا۔ شاول اسے نہیں جانتا تھا، گناہ ہمیشہ تھا، اور شریعت نے بس چراغ لے کر دکھایا کہ وہ وہاں تھا جسے وہ کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔

کوئی شخص ایسے تہ خانے میں جاتا ہے جو کافی عرصے سے بند ہے، جہاں زمین پر بہت سی ناگوار مخلوقات اور دیواروں پر مکڑیاں ہیں۔ وہ چراغ کے بغیر نیچے اترتا ہے، اور انہیں نہیں دیکھتا۔ مگر دوسری بار چراغ لے کر جاتا ہے، اور فوراً چاہتا ہے کہ وہ اس جگہ سے نکل جائے۔ چراغ اسے مکڑیوں اور دیگر ناپسندیدہ چیزوں کو دکھاتا ہے، وہ انہیں پیدا نہیں کرتا بلکہ بس وہ چیزیں دکھاتا ہے جو پہلے سے موجود تھیں۔ شریعت بھی یہی کرتی ہے۔

شاید وہ ناگوار مخلوقات سب خاموش تھیں جب اندھیرا چھایا تھا، لیکن جب چراغ آیا، تو وہ اس کی روشنی سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگنے لگیں۔ وہ سب چیزیں جو پہلے سوئی ہوئی تھیں۔ اور جب شریعت آتی ہے، تو یہی کرتی ہے —یہ ہماری گناہ کی فطرت کی تمام ناپسندیدہ چیزوں کو جو پہلے دبی ہوئی تھیں، باہر نکال دیتی ہے —انہیں آزاد کر دیتی ہے اور ہم پاتے ہیں کہ وہ پہلے ہی وہاں تھیں، اور ہمیشہ سے تھیں، اور پھر، جیسا کہ اس یادگار خط کے مصنف نے کہا، ہم کہتے ہیں، "گناہ زندہ ہوا اور"میں مردہ۔"

ایک عجیب تجربہ!" تم کہو گے، مگر میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ خدا کے بچوں کا معمولی تجربہ ہے۔ یہی وہ راہ ہے جس سے ہم مسیح کے پاس لائے گئے ہیں۔ شریعت ہم پر آئی، اور گناہ ہمارے اندر زندہ ہوا، اور ہم مردہ ہو گئے۔

اب تیسرا نقطہ یہ ہے کہ پولس نے جب کہا کہ وہ "مردہ" ہو گیا، تو اس کا کیا مطلب تھا۔

### III

- شریعت کے ذریعے موت کا مفہوم۔

جو پولس میں مرا وہ وہی تھا جو کبھی زندہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ وہ وہ عظیم "میں" تھا پولس کا—"گناہ زندہ ہوا اور میں مرا"— وہ "میں" جو کہا کرتا تھا، "میں تیرا شکر گزار ہوں کہ میں دوسرے انسانوں کی مانند نہیں ہوں"—وہ "میں" جو اپنے آپ میں مطمئن اور محفوظ تھا—وہ "میں" جو گھٹتے ٹیک کر دعا کیا کرتا تھا، لیکن دل کو تو یہ میں جھکایا نہ تھا—وہ "میں" مرا۔ شریعت نے اسے مار ڈالا۔ ایسی روشنی میں وہ زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔ وہ تو ایک ایسا مخلوق تھا جو صرف تاریکی کے لیے مناسب تھا—اور جب شریعت آئی، تو یہ عظیم "میں" مرا۔

اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ پہلے، وہ اس اعتبار سے مرا—وہ سمجھ گیا کہ وہ موت کے مستحق ہے۔ اس نے اپنے اوپر سزا کا حکم سنا۔ پہلے تو وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا—اگر کوئی اسے کہتا، تو وہ برا مانتا—لیکن اب وہ سب سے عظیم قاضی کو اپنے سامنے بلاتا اور الزام لگاتا دیکھتا کہ اس نے یہ حکم توڑے ہیں اور کہتا ہے، "تو بدبخت، میرے قانون کو توڑنے کے سبب روانہ ہو!" اس نے مرا، یعنی اس نے سزا کو محسوس کیا۔

پھر، اس کی اپنی سابقہ زندگی کی تمام امیدیں بھی مر گئیں۔ وہ اپنے روزے، صدقات اور عبادات پر خوش ہوتا تھا، لیکن اب محسوس کرتا تھا، "میں کتنا بڑا منافق رہا ہوں، کیونکہ میں صرف جسم سے وہاں گیا تھا—میرا دل کبھی وہاں نہیں تھا۔ میں"سمجھتا تھا کہ میں خدا کے قانون کی پیروی کر رہا ہوں، مگر میں نے اس قانون سے محبت نہیں کی بلکہ اس سے نفرت کی۔

یا اگر میں اسے سمجھتا، تو یقیناً نفرت کرتا۔ میں صرف اس کے ظاہری پہلو سے محبت کرتا تھا۔ میں اس کے اصل جوہر سے نا آشنا تھا۔ میں صرف اس کی ظاہری جھلک کو پسند کرتا تھا کیونکہ مجھے اس سے فائدہ ملنے کی امید تھی، مگر خود قانون سے اور خدا سے محبت نہ تھی۔" تو ماضی کی تمام یادیں ختم ہو گئیں، اور وہ پولس—ساول—وہ "میں" جو اپنے ماضی پر فخر کرتا تھا، مرا۔

اور پھر، اس کی مستقبل کی تمام امیدیں بھی ختم ہو گئیں۔ پہلے، جب وہ کسی ظاہری گناہ میں مبتلا ہوتا، تو اپنے آپ سے کہتا، "فکر نہ کر، آئندہ بہتر کریں گے۔ ہم قانون کو مانیں گے—ہم اپنی عبادات کو زیادہ کریں گے—ہم اپنے وعدے وسیع کریں گے۔"—لیکن اب وہ دیکھتا تھا کہ

کاش اس کے آنسو ہمیشہ بہتے رہیں،  
کاش اس کے جذبے کو کبھی آرام نہ ملے  
"پھر بھی گناہ کی کفارہ نہ ہو سکے۔"

وہ قانون کو توڑ چکا تھا، اور آئندہ کتنی بھی کوشش کرے، وہ ماضی کی خلاف ورزیوں کو درست نہ کر سکے گا۔ اور اسے معلوم تھا کہ جیسے ماضی میں اس نے قانون توڑا، ویسے ہی مستقبل میں بھی توڑے گا، اور اس اعتبار سے وہ مرا۔

اور پھر، اس کی تمام قوتیں بھی مردہ محسوس ہونے لگیں۔ پہلے وہ کہتا تھا، "میں قانون کی پابندی کر سکتا ہوں،" لیکن اب، جب وہ اس مقدس روشنی کو دیکھتا، جب وہ سمجھتا کہ ہر خیال، ہر لفظ، ہر خواہش اسے سزا دے گی، وہ سینا کے پہاڑ کے نیچے بیٹھ کر کانپتا اور دعا کرتا کہ یہ کلمات اس پر دوبارہ نہ پڑیں۔ وہ محسوس کرتا تھا کہ قانون بہت عظیم اور خوفناک ہے کہ وہ کبھی اسے پورا نہیں کر سکتا، اور وہ شریعت کے قدموں میں ایک مردہ کی مانند گر گیا۔ تو اس کی تمام امیدیں مر گئیں۔

اب وہ محسوس کرتا تھا کہ وہ ہمیشہ کے لیے سزا یافتہ ہے۔ آخری کرن امید بھی مٹ چکی تھی۔ اور یاد رکھو، کوئی مایوسی اس سے زیادہ گہری نہیں کہ جو کبھی پورے یقین سے بھرپور اور غرور سے معمور تھا۔ میں نے بہت سے ایسے دیکھے ہیں جو کبھی خود راہ حق پر فخر کرتے تھے—اور میں نے دل سے ان پر رحم کیا۔ جب خدا نے اپنے حق کے جلتے ہوئے نور کو ان کی پوری زندگی پر ڈالا، تو ان کی راستبازی ختم ہو گئی۔

اے! وہ نہیں جانتے کہ کیا کریں—وہ چاہتے ہیں کہ وہ کبھی پیدا ہی نہ ہوتے۔ یوں جیسے جان بنیان نے کہا، وہ چاہتے ہیں کہ مرد بننے کی بجائے مینڈک یا ٹڈی ہوتے۔ وہ اپنے پیدائش کے دن کو کوستے ہیں، کیونکہ اب تمام امیدیں ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکی ہیں۔ اور جب انہوں نے مجھے یہ بتایا، تو میں صرف ان کے چہروں پر مسکرا کر کہتا ہوں، "خدا کا شکر ہے! میں اس پر بہت خوش ہوں،" اور وہ مجھے ظالم سمجھتے ہیں، لیکن میں کہتا ہوں، "ایسا ہونا ہی چاہیے، کیونکہ اب تم نجات پاؤ گے۔ خدا تمہارے "سارے فضول پن کو صاف کرے گا تبھی وہ اپنی رحمت دے سکتا ہے۔"

اسی بات کے ساتھ میں اختتام کرتا ہوں۔ اگر آج رات تم میں سے کوئی اس حالت سے گزر رہا ہے جس کا میں نے بیان کیا ہے—اگر تم آج رات ایسے ہو جیسے مردہ کیونکہ تمہاری سابقہ امیدیں شریعت نے ختم کر دی ہیں، تو میں اس پر خوش ہوں۔ لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں، یہ کوئی انوکھی بات نہ سمجھو۔ گھر جا کر نہ کہو، "میں مر چکا ہوں۔" ہزاروں خدا کے بندے بھی ایسے ہی گزرے ہیں۔

آہ! جب مجھے معلوم ہوا کہ میں نے خدا کے قانون کو کتنی بار توڑا ہے، اور میں اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو کر دوزخ میں جاؤں گا، میں یاد کرتا ہوں کہ گناہ نے میرے اندر کیا کیا، اور میں نے اپنے آپ سے کتنی نفرت محسوس کی—اور یہ کیفیت مہینوں اور برسوں تک رہی کیونکہ میں نے انجیل کو پوری طرح نہیں سنا، ورنہ میں جلدی سکون پاتا۔

اب اے عزیز دوستو، جب میں تمہیں کہوں کہ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں، تو تمہیں مدد ملے گی۔ یہ موت کے سائے کی وادی ہے، لیکن اکثر یاتری اس سے گزرتے ہیں، اور سب کم یا بیش اس سے گزرتے ہیں—اور میں اس پر خوش ہوں۔ جب ہنٹنگٹن کی کونٹس نے وٹفیلڈ سے پوچھا، "کیا بات ہے جو تم اتنے غمگین لگتے ہو، جناب وٹفیلڈ؟" وہ بولا، "آہ! میں واقعی غمگین ہوں کیونکہ میں کھو چکا ہوں۔" اس نے کہا، "آہ!" اس نے جواب دیا، "جناب وٹفیلڈ، میں خوش ہوں کیونکہ یسوع مسیح اس کھوئے ہوئے کو "ڈھونڈنے اور بچانے آئے ہیں۔"

اگر میرے پاس ایسا مجمع ہوتا جو خود کو بالکل کھویا ہوا محسوس کرتا، تو میں ساری رات تبلیغ کر سکتا تھا، کیونکہ وہ یقیناً نجات پاتے۔ ورنہ تبلیغ بے سود ہوتی۔ جب شریعت تبلیغ کرتی ہے، تو یہ تمہیں رلانے اور یہ احساس دلانے کا ذریعہ بنتی ہے کہ تم کھو چکے ہو۔ اور جب تم ایسی زمین بن جاتے ہو جو اچھی طرح جوتی گئی ہو، تیار برائی کے لیے، تو پھر قیمتی بیج بویا جائے گا، اور شاید جلد ہی فصل نکل آئے گی—تم برکت پاؤ گے اور خدا جلال پائے گا۔

میں ان سے کہتا ہوں جنہیں شریعت نے مار ڈالا، "یہ ضروری تھا کہ تم مارے جاؤ۔ اب تم سمجھ سکتے ہو کہ نجات کہاں ہے۔ تمہارے پاس اپنی کوئی خوبی نہیں، تمہیں کسی خوبی کی ضرورت نہیں۔ مسیح کے پاس وہ تمام خوبی ہے جو تمہیں جنت تک لے جائے گی۔" لیکن کیا تم مسیح کی خوبی حاصل کر سکتے ہو؟ ہاں، آج رات حاصل کرو۔ اگر تم دل سے رب یسوع پر ایمان لاؤ اور منہ سے اُس کا اقرار کرو، تو تم نجات پاؤ گے۔

اگر تم اُسی پر بھروسہ کرو گے کہ وہ تمہیں بچائے، تو وہ بچائے گا اور اُس کی خوبی تمہاری ہو گی۔ جب تک تم اپنے اندر کوئی بھلائی رکھتے ہو، میں جانتا ہوں کہ تمہیں مسیح سے کچھ نہیں ملے گا، لیکن جب تم اپنی ساری امید شریعت کے قدموں میں رکھ

دو، تو پھر انجیل کے آنے کا موقع ملتا ہے۔ انجیل آتی ہے اور کہتی ہے، "میرے پاس آؤ، اے سب جو محنت کرتے ہو اور بوجھ تلے دبے ہو، اور میں تمہیں آرام دوں گا۔"

یہ تمہیں یسوع مسیح کی طرف لے جاتی ہے جو صلیب پر مارا گیا، جس نے تمہارے گناہوں کو اٹھایا، جو تمہارے بدلے سزا پائی — اور تمہیں دکھاتی ہے کہ خدا کی عدالت مسیح میں پوری ہوئی۔ ایمان لاؤ اور جیو! خدا کی مفت عنایت کو قبول کرو۔ اسے بغیر کسی قیمت کے لو۔ بغیر کسی قابلیت یا تیاری کے لو۔ ابھی لو۔ بس جوں کا توں — کسی اور وجہ کے بغیر، بس یسوع کے مرنے کی بنیاد پر — یسوع کو لو اور اپنے آپ کو اُس پر ڈال دو۔ اور تم، اے مردہ، اور تم، اے ناپاک، کیا کر سکتے ہو؟ تم سزا یافتہ ہو، تم قصوروار ہو — خدا نے تمہاری سزا سنائی ہے۔ اب اس چاندی کے عصا کو چھو لو جو تمہارے لیے کھولا گیا ہے۔

تم اپنے اعمال سے نجات نہیں پاسکتے۔ دوسرے کوشش کریں، لیکن تم نہیں، تم جانتے ہو کہ تم نہیں پاسکتے۔ اے! تو رحمت سے نجات پا لو۔ خدا نے اپنے پیارے بیٹے کے وسیلے سے انجیل میں یہ رحمت تم سب کو پیش کی ہے۔ وہ کسی کو انکار نہیں کرے گا، چاہے تم کتنے ہی کالے یا بدکردار کیوں نہ ہو۔ بس آؤ، بس بھروسہ کرو، بس یسوع پر ایمان رکھو، اُس پر منہ مار دو، اُس پر جھکو، اُس پر لگ جاؤ، اُس پر انحصار کرو — تم نجات پاؤ گے۔

اے خداوند، تو تمہیں ایسا کرنے کی عنایت عطا کرے! اور میں جانتا ہوں کہ وہ دے گا۔ اگر تم شریعت سے مارے گئے ہو، تو وہ انجیل سے تمہیں زندہ کرے گا — کیا تم نے کبھی یہ الفاظ نہیں پڑھے، "میں مار ڈالتا ہوں اور زندہ کرتا ہوں۔ میں زخمی کرتا ہوں اور شفا دیتا ہوں؟" آہ! وہ رحم، "میں شفا دیتا ہوں"۔ وہ دل شکستہ کو شفا دیتا ہے اور ان کے زخموں کو باندھتا ہے۔ وہ بے کس کی دعا کو سنتا ہے اور اسے حقیر نہیں جانتا۔

میں فقیر اور محتاج ہوں، پھر بھی خداوند میرے بارے میں سوچتا ہے — "کیا یہ تم نہیں؟" اگر تمہارے گناہ سرخ ہوں گے جیسے "لکشمکش، وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے؛ اگر وہ زعفرانی ہوں، تو اون کی مانند سفید ہو جائیں گے۔" آہ

اے جان، یہ تمہارے لیے کیا خوشخبری ہے کہ اگر شریعت نے تمہیں مار ڈالا، تو تمہیں شریعت کی ضرورت ہی نہ تھی — تمہارے پاس مسیح ہے، جو بہتر ہے

تم نجات حاصل کر سکتے ہو، باوجود اس کے کہ تم نے اپنی کوششوں سے اسے کھو دیا تھا۔ تم وہ رحمت پا سکتے ہو جو انصاف سے کبھی نہ پا سکتے۔ تم یسوع سے وہ لے سکتے ہو جو موسیٰ سے شاید کبھی نہ لے پاتے۔

میں ایک مختصر و عطا کرنا چاہتا ہوں۔ بعض اوقات مختصر و عطا ہی دلوں میں سب سے بہتر نقش چھوڑتے ہیں۔ خدا تم پر رحمت کرے، اور اس سچائی کو تمہارے دلوں پر لکھ دے۔ آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپرجن  
مزامیر 110؛ رومیوں 25:29-3

## مزامیر 110

### آیات 1-2:

خداوند نے میرے رب سے کہا، میرے دائیں طرف بیٹھ، یہاں تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کے نیچے رکھ دوں۔ "خداوند تیری طاقت کی عصا صہیون سے بھیجے گا؛ تو اپنے دشمنوں کے درمیان حکمرانی کر۔"

اس مزامیر کی وضاحت کی ضرورت نہیں، جب تم یاد کرو کہ ہمارے رب خود نے اسے اپنے لیے حوالہ بنایا۔ یہ داؤد کی زبان سے ہے جو داؤد کے بیٹے کے بارے میں بول رہا ہے، جو داؤد کا رب بھی ہے اور ہمارا بادشاہ بھی، جو اس وقت یہوواہ کے دائیں ہاتھ پر بیٹھا ہے، جس کا تخت تمام مخلوقات پر ظاہری طور پر وسیع کیا جائے گا۔

### آیت 3:

تیرا قوم تیری طاقت کے دن خوش دلی سے حاضر ہوگی، پاکیزگی کے حسنوں میں، صبح کے رحم سے؛ تیرا جوانی کا اوس "تیرے سر پر ہے۔"

مسیح، اُٹھتے ہوئے سورج کی مانند، تنہا نہیں آتا، بلکہ جس طرح سورج کے ساتھ صبح کے بے شمار اوس کے قطرے نظر آتے ہیں، اسی طرح مسیح کی فوجیں بھی صبح کے اوس کی مانند بے شمار ہوں گی، جو صبح کے رحم سے پیدا ہوں گی۔ خدا کی لامتناہی رحمت مسیح کے آنے پر رضا مند لشکروں کو لے کر آئے گی۔

آیت 4:

"خداوند نے قسم کھائی ہے اور پچھتائے گا نہیں، تُو ہمیشہ کے لیے ملکصدق کے حکم کے مطابق کاہن ہے۔"

یہ مطلب ہے کہ کاہن اور بادشاہ ایک ہی ذات میں متحد ہیں—کاہنی بادشاہ، بادشاہی کاہن۔

آیت 5:

"خداوند تیرے دائیں ہاتھ میں غضب کے دن بادشاہوں کو چیر ڈالے گا۔"

کوئی طاقت ہمارے آنے والے رب کے مقابلہ میں نہ کھڑی ہو سکے گی۔ جب وہ میدان جنگ میں آئے گا تو فتح یقینی ہوگی۔

آیات 6-7:

وہ اقوام کے درمیان انصاف کرے گا، کئی ملکوں میں لاشیں پھیلائے گا، سر مارے گا۔ راستے میں نہر کا پانی پیے گا، اس لیے "سر اٹھائے گا۔"

وہ سخت گیر جنگجو کی طرح ہوگا جو خود کو آسائشوں سے دور رکھتا ہے، جس طرح جدعون کے لشکروں نے پانی پی کر میدان میں قدم رکھا۔ وہ نہر کا پانی پی کر جد و جہد کی راہ پر آگے بڑھے گا، اور اسی وجہ سے وہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند بلند کیا جائے گا۔

رومیوں 25:29-25

آیت 25:

کیونکہ اگر تُو شریعت کو رکھتا ہے، تو ختنہ فائدہ دیتا ہے؛ لیکن اگر تُو شریعت کا مغل ہے، تو تیرا ختنہ ان ختنہ نہ ہونے کے "برابر ہے۔"

پولوس یہودیوں کی بات کر رہا ہے، جو اپنے ختنہ ہونے کی وجہ سے غیر یہودیوں پر فوقیت سمجھتے تھے۔

آیات 26-29:

تو اگر غیر ختنہ شریعت کی نیکی رکھتا ہے، تو کیا اس کا غیر ختنہ ہونا ختنہ نہ سمجھا جائے گا؟ اور کیا فطری طور پر غیر ختنہ، اگر وہ شریعت کو پورا کرتا ہے، اس کو نہیں جج کرے گا جو حرف اور ختنہ کی بنا پر شریعت کو توڑتا ہے؟ کیونکہ وہ یہودی نہیں ہے جو ظاہری ہے، اور وہ ختنہ نہیں ہے جو جسمانی ہے، بلکہ وہ یہودی ہے جو باطنی ہے، اور ختنہ وہ ہے جو دل "کا ہے، روح کا ہے، حرف کا نہیں؛ جس کی تعریف انسانوں سے نہیں۔"

اگر یہ اصول ہر جگہ مکمل طور پر سمجھ لیا جائے تو یقیناً وہ سب وہ غلط فہمیاں ختم ہو جائیں گی جو کچھ لوگ رسم و رواج کے ذریعے فضل حاصل کرنے کے بارے میں رکھتے ہیں۔ اصل میں یہ باہر سے نہیں، نہ ظاہری شکل و رسم و رواج ہے، بلکہ روح کا اندرونی کام ہے—پاکیزگی اور دل کی تبدیلی۔

ہم میں سے کوئی بھی کبھی اس بھول میں نہ پڑے کہ کچھ رسموں سے کسی خاص درجے کی فضل منسلک ہو۔ ایسا نہیں ہے۔ مسیحی وہ نہیں جو باہر سے ہو بلکہ وہ ہے جو دل سے ہو۔

رومیوں 3

آیات 1-2

"تو یہودی کو کیا فائدہ ہے؟ یا ختنہ ہونے کا کیا نفع ہے؟ بہت بہت، خاص طور پر یہ کہ ان کے سپرد نجات کے کلام ہوئے۔" قدیم یہودیوں کو بہت بڑا فائدہ حاصل تھا، کیونکہ ان کے پاس حق تھا جب کہ دوسرے لوگوں کے پاس نہیں تھا۔ خدا کی آواز نے ان سے صاف صاف بات کی، جبکہ چند منتخبوں کے سوا دوسرے لوگوں تک خدا کی آواز کم ہی پہنچتی تھی۔



### آیت 3

"اگر کچھ لوگ ایمان نہ لائیں، تو کیا ان کا انکار ایمان کو باطل کر دے گا؟" یہودی قوم سے تعلق رکھنا ایک فضیلت تھی، اگرچہ ان میں سے بعض اور کئی اپنی بے ایمانی کی وجہ سے اس فضیلت سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

### آیات 4-7

مگر خداوند نہ کرے! بلکہ خدا سچا ہو اور ہر انسان جھوٹا ہو، جیسا کہ لکھا ہے: تاکہ تُو اپنے کلام میں صادق ٹھہرے اور اپنے انصاف میں غالب آئے۔ لیکن اگر ہماری بدکرداری خدا کی نیکی کو ظاہر کرتی ہے، تو پھر ہم کیا کہیں؟ کیا خدا نافرمان ہے جو انتقام لیتا ہے؟ (میں انسان کی زبان سے کہہ رہا ہوں) خداوند نہ کرے! ورنہ خدا دنیا کا قاضی کیسے ہوگا؟ کیونکہ اگر میری "جھوٹی باتوں کی وجہ سے سچائی خدا کی جلال کے لیے بڑھ گئی ہے، تو پھر بھی مجھے گناہ گار کیوں ٹھہرایا جاتا ہے؟ یہاں ایک اور اعتراض ہے—اگر یوں ہے کہ کسی نہ کسی طرح انسان کا گناہ خدا کی رحمت کو ظاہر کرنے کے لیے کام آتا ہے، تو پھر میں کیوں ملزم ٹھہروں؟ لیکن رسول اس بات کو سختی سے رد کرتے ہیں اور اسے ایک برے خیال اور گناہ کی بیماری قرار دیتے ہیں۔

### آیات 8-11

اور (جیسا کہ ہمیں بدنام کیا جاتا ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں) چلو ہم گناہ کریں تاکہ نیکی ہو جائے؟ جن کا فیصلہ" جائز ہے۔ تو کیا ہم ان سے بہتر ہیں؟ ہرگز نہیں؛ کیونکہ ہم نے پہلے یہودیوں اور غیر یہودیوں دونوں کو آزمایا ہے کہ سب گناہ کے ماتحت ہیں، جیسا کہ لکھا ہے: 'کوئی نہ کوئی نیک نہیں، کوئی بھی نہیں؛ کوئی سمجھنے والا نہیں، کوئی خدا کی تلاش کرنے والا نہیں۔' تمام انسانوں نے خالق عظیم و جلیل کے خلاف گناہ کیا اور اپنے دلوں کو اس سے دور کر لیا۔

### آیت 12

"وہ سب راستہ سے بھٹک گئے، سب بیکار ہو گئے؛ کوئی نیکی کرنے والا نہیں، حتیٰ کہ ایک بھی نہیں۔" اس سے زیادہ واضح اور کیا ہو سکتا ہے؟ پورا انسانوں کا نسل خدا سے جدا اور گناہ میں مبتلا ہو چکا ہے۔

### آیات 13-18

ان کی زبان سے دھوکہ اور زہر نکلتا ہے، ان کے لبوں کے نیچے سانپ کا زہر ہے؛ ان کے منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرے ہیں؛ ان کے قدم خون بہانے میں تیز ہیں؛ ان کے راستے تباہی اور مصیبت کے ہیں؛ اور امن کا راستہ انہوں نے نہیں جانا؛ ان کی "نظر کے سامنے خدا کا خوف نہیں۔" یہ تمام انسانوں کی تصویر کشی ہے۔ اگر کوئی کہے، "میری ٹانگیں کبھی خون بہانے میں تیز نہیں رہیں"، تو شاید وہ اس طرح کے حالات میں نہیں آئے جو ایسی سخت خواہش کو جنم دیتے۔ ہم بھی یہ سمجھتے تھے کہ ہم سب اتنے تہذیب یافتہ ہیں کہ ہمیں جنگ کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب جنگ کا ساز بجے گا اور توپ کی گھن گرج سنائی دے گی، تو انسانیت کے اندر وہ شیطانی جبلت بیدار ہو جائے گی جو کہیں اور بھی اتنی ہی سخت ہو سکتی ہے۔ یہ آج بھی انسانوں کی حقیقت ہے۔

### آیات 19-20

اب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ بھی شریعت کہتی ہے، وہ ان لوگوں کے لیے کہتی ہے جو شریعت کے تحت ہیں، تاکہ ہر زبان" رک جائے اور ساری دنیا خدا کے حضور مجرم ٹھہرے۔ اس لیے شریعت کے کاموں سے کوئی بھی خدا کے حضور صالح ثابت نہ ہوگا، کیونکہ شریعت سے گناہ کی معرفت ہوتی ہے۔

یہ مانند ہے اُس آئینے کے جو ہمیں ہمارے داغ دکھاتا ہے، لیکن انہیں مٹاتا نہیں۔ شریعت وہ معیار ہے جو ہمیں دکھاتی ہے کہ ہم خدا کی جلالت سے کس قدر کم ہیں، مگر یہ ہماری کمیوں کو پورا نہیں کرتی۔ یہ ایک مارنے والی چیز ہے، بچانے والی نہیں۔ شریعت سے نہ کبھی کوئی نجات پائی ہے، نہ کبھی پائے گا۔ شریعت کے ذریعے، ہم گناہ گار حضرات سزا پاتے ہیں۔

### 22-21

لیکن اب بغیر شریعت کے راستبازی ظاہر ہوئی ہے، جس کی گواہی شریعت اور انبیاء دیتے ہیں؛ وہ راستبازی جو ایمان سے یسوع مسیح کے ذریعے سب پر نازل ہوئی، اور اُن سب پر جو ایمان لاتے ہیں؛ کیونکہ یہاں کوئی فرق نہیں۔

سب سے پہلے گناہ میں کوئی فرق نہیں۔ ہم سب قصوروار ہیں اور سب سزا کے مستحق ہیں—نجات کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں۔ جو کوئی یسوع پر ایمان لاتا ہے، وہ ایمان کے وسیلے سے راستباز ٹھہرتا ہے—کوئی فرق نہیں۔

۔ کیونکہ سب نے گناہ کیا اور خدا کی جلالت سے محروم ہو گئے؛ لیکن وہ بلا معاوضہ اپنی رحمت سے، مسیح یسوع میں نجات کے ذریعہ راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں؛ جسے خدا نے ایمان کے وسیلے سے اُس کے خون کے ذریعہ کفارہ بنایا ہے تاکہ اپنی راستبازی ظاہر کرے، گزرے ہوئے گناہوں کی معافی کے لیے، جو خدا کے بردباری کے مطابق ہے؛ تاکہ یہ ظاہر کرے کہ وہ راستباز ہے اور جس پر یسوع پر ایمان ہے، اُس کو راستباز ٹھہرانے والا بھی ہے۔

تو اب کہاں ہے غرور؟ وہ خارج کر دیا گیا۔" غرور کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ اگر انسانوں کو ان کے اعمال سے نہیں بلکہ" خدا کی آزادانہ فضل کے ذریعے، مسیح کی خوبیوں کی وجہ سے نجات ملتی ہے، تو غرور کا ہر راستہ بند ہے۔ مگر کس شریعت کے ذریعے غرور بند کیا جاتا ہے؟

۔ تو غرور کہاں ہے؟  
"اعمال کے ذریعے؟ نہیں، بلکہ ایمان کی شریعت کے ذریعے۔"

اگر ہم کہیں کہ خدا نے انسان کو شریعت کی بنا پر راستباز ٹھہرایا، باوجود اس کے کہ وہ اسے مکمل طور پر نہیں مانتا، تو ہم شریعت کو باطل کر دیں گے۔ لیکن جب ہم یہ سکھاتے ہیں کہ خدا اپنی آزادانہ رحمت سے اور مسیح کے شریعت کی مکمل اطاعت کی وجہ سے انسانوں کو راستباز ٹھہراتا ہے، تو ہم شریعت کو باطل نہیں کرتے بلکہ اس کی توثیق کرتے ہیں۔